15

اب دعاؤں کے سوا کوئی چارہ نہیں

ایک بہت بڑا نشان جو حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا

(فرمودہ 21 جون 1940ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"میں نے گزشتہ خطبہ میں جماعت کو روزے رکھنے اور دعائیں کرنے کی تحریک کی تھی۔ خصوصاً جمعہ کی نماز میں آخری رکعت کے رکوع کے بعد اور اس طرح روزوں کے اختتام پر بھی۔ کل دوستوں نے روزہ رکھا مگر ایک حادثہ کی وجہ سے دعا کے لئے جمع نہ ہو سکے اور میں تو بیماری کی وجہ سے روزہ بھی نہ رکھ سکا بہر حال آئندہ روزوں میں ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ مساجد میں جمع ہو کر روزہ کھولیں اور وہیں اکٹھے ہو کر دعائیں کریں۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ روزہ میں دعا کی قبولیت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ 1 اسی طرح رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی آتی ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی دعائیں سنتا ہے۔ 2

پس ان وقتوں میں خصوصیت سے دعائیں کی جائیں۔ اس دوران میں جنگ کی حالت اور بھی خراب ہو گئی ہے۔ حکومت فرانس نے ہتھیار رکھ دیئے ہیں اور گو ابھی کوئی ایسی خبر نہیں آئی مگر جس رنگ میں کارروائی ہو رہی ہے شبہ ہے کہ جرمنی کوشش کرے گا کہ فرانس کا

بحری بیڑہ اسے مل جائے اور اگر ایسا ہو جائے جیسا کہ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے کوشش کی جائے گی تو اطالوی اور فرانسیسی بیڑا مل کر برطانوی بیڑے سے زیادہ طاقتور ہو جائے گا اور برطانیہ کے لئے اپنے جزائر کی حفاظت مشکل ہو جائے گی۔ اس وقت تک تو برطانوی بیڑے کی طاقت اطالوی بیڑے سے بہت زیادہ ہے حتّٰی کہ وزیر اعظم برطانیہ نے اطالوی بیڑے کو چیلنج دیا ہے کہ آکر مقابلہ کرے بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ ہم اسے رستہ دے دیتے ہیں وہ حملہ کر کے دیکھ لے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ فرانسیسی بیڑا بھی مل جائے تو اس کی طاقت بہت بڑھ جائے گی۔ میرا شروع سے یہی خیال ہے کہ جرمنی کی یہ کوشش ہو گی کہ وہ فرانسیسی بیڑا لے اور اب یہ شبہ اور بھی قوی ہوتا جارہا ہے۔ جرمنی نے فرانس کے نمائندوں کو صلح کی شرائط بتادی ہیں مگر کہا یہ ہے کہ انہیں ابھی شائع نہ کیا جائے۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں شرائط کی اشاعت سے اسے اسی نقصان کا خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو فرانسیسی بحری بیڑے یا ہوائی بیڑے کے افسر اپنے ملک سے وفاداری کے لحاظ سے جہازوں کو تباہ کر دیں یا برطانوی بیڑا سے جا ملیں۔ فرانس کے بہت سے فوجی افسر ابھی مقابلہ کی طرف متوجہ ہیں اور غیر ممالک میں فرانسیسیوں کی نو آبادیوں کے رہنے والے بھی جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں اور انہوں نے فرانسیسی گورنمنٹ کو تاریں دی ہیں کہ ہم اپنی ساری جائدادیں بیچ کر دے دینے کو تیار ہیں جنگ کو بند نہ کیا جائے اور ان حالات میں اگر یہ خبریں قبل از وقت نکل جائیں تو اس بات کا امکان ہے کہ فرانسیسی بحری افسر یا تو اپنے بیڑے کو تباہ کر دیں گے یا پھر انگریزوں سے جا ملیں گے۔ جرمنی کی اس کوشش کی کہ شرائط صلح کو مخفی رکھا جائے یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ فرانسیسی افسر جو صلح کے خلاف ہیں وہ اور انگریز کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ وہ خود فرانسیسی بحری اور ہوائی بیڑا پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر یہ خبر شائع ہو جائے تو ایک طرف تو انگریز فرانسیسی افسروں کو اکسائیں گے کہ اس طرح تمہارا ملک ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائے گا اور دوسری طرف کئی باغیرت فرانسیسی افسر یہ کوشش کریں گے کہ اپنے جہاز لے کر برطانوی بیڑے سے جا ملیں یا پھر اپنے جہازوں کو تباہ کر دیں۔ پس حالات ایسے ہیں کہ جرمنی کوشش کر رہا ہے کہ فرانس سے برطانیہ کے خلاف مدد حاصل کرے اور بظاہر اسے دو ہی فائدوں کی توقع

ہو سکتی ہے۔ ایک یہ کہ اس کے بحری اور ہوائی بیڑا سے فائدہ اٹھائے اور یا پھر یہ کہ برطانوی نو آبادیوں کے ساتھ جو فرانسیسی نو آبادیاں ہیں ان پر قبضہ کر لے۔ مثلاً یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شام میں جرمن فوجیں چوری چوری پہنچا دی جائیں اور پھر فرانسیسی ان لوگوں کو جرمنوں کے حوالہ کر کے خود اس ملک پر قبضہ چھوڑ دیں لیکن کوئی بھی صورت ہو انگریزوں کے لئے بہت خطرناک ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ ان حالات میں اور بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اب حالات ایسی صورت اختیار کر گئے ہیں کہ یہ اب اللہ تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہے کہ اس طوفان کو بند کرے کسی انسان کی طاقت میں اب یہ امر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے[3]

عین ممکن ہے کہ یہ اسی جنگ کی طرف اشارہ ہو۔ اس وقت یہ حالت ہے کہ سب حیلے جاتے رہے ہیں اور اب ایک توّاب بادشاہ ہی کی بارگاہ ہے جو اس مصیبت سے نجات دلا سکتی ہے۔ جن لوگوں پر اصل مصیبت ہے وہ تو ابھی غافل ہیں اور ابھی عیسائیت ہی کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ توحید کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں مگر چونکہ ان کی بلائیں ہم پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں اور ہمیں بھی ان سے حصہ پہنچتا ہے اس لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور اگر ہم حضرتِ توّاب کی بارگاہ میں جھکیں تو ممکن ہے ہماری دعا سے ہی اللہ تعالیٰ ان بلاؤں کو ٹال دے۔

اب دعاؤں کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہر وہ شخص جس کے دماغ میں عقل ہو اور جو فکرِ صحیح کا مادہ رکھتا ہو سمجھ سکتا ہے کہ انسانی تاریخ کے موجودہ دور میں ایسا نازک اور اس قدر تکلیف دہ وقت کبھی نہیں آیا۔ اس سے سَو سال پہلے بھی نہیں آیا اور سَو سال بعد بھی آنے کی امید نہیں۔ دنیا تباہی کے سرے پر کھڑی ہے اور غلامی دنیا کو اپنا شکار بنانے کے لئے جھانک رہی ہے۔ آزادی کے خواب جو انسان دیکھ رہا تھا وہ بالکل باطل ہوتے دکھائی دے رہے ہیں اور آثار ایسے ہیں کہ پہلے سے زیادہ سخت قسم کی غلامی دنیا کو اپنا شکار بنانے والی ہے۔ پہلی غلامی تو صرف جسمانی غلامی تھی مگر اب جو حالات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جسمانی کے ساتھ روحانی غلامی

بھی ہو گی اور اغلباً مذہبی امور میں بھی دست اندازی کی جائے گی اور ایسے خطرات کے وقت میں مومن کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنے رب کے حضور جھک جائے اور کہے کہ اے خدا دنیا پر شدید مصائب کا وقت آ گیا ہے۔ میرے پاس کوئی سامان نہیں اور دشمن نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ ہمیں آئندہ کی باتوں کا کوئی علم نہیں تُو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ ظاہر حالات میں تو ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ دن بہت بُرے ہیں اگر واقعی ایسا ہے تو ہم بے بسوں اور بے کسوں کی طرف سے تُو ہی کافی ہو جا اور ان بلاؤں کو دور کر دے۔ لیکن اگر تیرے علم میں یہ حالات اچھے ہیں اور ان خرابیوں کا نتیجہ اچھا نکلنے والا ہے تو تُو ہمیں دُبدا اور شک میں نہ رکھ اور اپنے الہام اور وحی سے ہمیں بتا دے تا ہماری گھبراہٹ دور ہو۔ پس دعائیں کرو، دعائیں کرو اور دعائیں کرو۔ گھبراہٹ میں کئی لوگ دفاعی انجمنیں بنا رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس علاقہ کے بعض لوگوں نے بھی کوئی ایسی انجمن بنائی ہے اور بعض نے شکایت کی ہے کہ دیکھو احمدی ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ اصل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ وہ خود ایسی انجمنیں بنائے گی اور ہم اس کے منتظر ہیں۔ پس یہ درست نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ احمدی ہمارا ساتھ نہیں دیتے کیونکہ وہ اس بات پر مغرور ہیں کہ ان کی تعداد زیادہ ہے مگر یہ بات بالکل غلط ہے۔ کسی ایک قصبہ کی تعداد کی زیادتی کس طرح غرور کا موجب ہو سکتی ہے۔ ہمارے ارد گرد تمام سکھوں کے گاؤں ہیں۔ ایک سَو نوّے دیہات سکھوں کے ہیں جو امرتسر اور سیالکوٹ کے اضلاع تک پھیلے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اتنے وسیع دیہات میں ایک بستی والے خواہ وہ وہاں زیادہ تعداد میں ہی کیوں نہ ہوں اپنے آپ کو زیادہ نہیں سمجھ سکتے۔ پس اگر ہم کسی انجمن میں اب تک شامل نہیں ہوئے تو یہ کسی غرور کی وجہ سے نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ سب باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے اور گورنمنٹ کو موقع دیا جائے کہ ایسی انجمنیں بنائے۔ حملہ کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ایک بیرونی حملہ اور دوسری ملکی بدامنی۔ اگر کوئی بیرونی دشمن حملہ آور ہو تو ظاہر ہے کہ ہندو، سکھ، مسلمان احمدی، غیر احمدی سب مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بھلا توپوں، مشین گنوں اور ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے کیا بنتا ہے؟ ایسی صورت میں تو اللہ تعالیٰ کا فضل

ہی بچا سکتا ہے ایسی کمیٹیاں نہیں بچا سکتیں لیکن اگر ملکی فسادات کا خیال ہو تو حکومت اعلان کر چکی ہے کہ وہ اس کے متعلق انتظامات کر رہی ہے اور ہمیں اس کو موقع دینا چاہیئے کہ وہ اپنی نگرانی میں یہ کام کرے تا ملک میں فساد بڑھے نہیں لیکن اگر حکومت سُستی کرے اور سوال بیرونی حملہ کا نہ ہو بلکہ اندرونی بدامنی، ڈاکے اور لوٹ مار کا ہو تو ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہمارے باہمی جھگڑے اور اختلافات ایسے معاملات میں روک نہیں بن سکتے۔ اگر فسادات، ڈاکے اور طوائف الملوکی کا وقت آئے تو ہم ہندوؤں، سکھوں، احرار بلکہ مصری جیسے لوگوں کی بھی اسی طرح حفاظت کریں گے جس طرح اپنی۔ اپنی حفاظت کے لئے جو انتظامات کریں گے ویسے ہی ان کے لئے بھی کریں گے۔ اس وقت ہمارے سامنے آریہ سکھ، احراری یا مصری کا سوال نہیں ہوگا بلکہ انسانیت کا سوال ہوگا۔ ہم ان کی اور ان کے بیوی بچوں کی حفاظت بھی اسی طرح کریں گے جس طرح اپنوں کی۔ یہ تو آگے اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہے کہ ہم ایسا کر بھی سکیں گے یا نہیں لیکن ہماری طرف سے کوشش یہی ہوگی کہ ہر ایک کی حفاظت کریں۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ کوشش کر رہی ہے اس لئے پہلے اسے موقع دینا چاہیئے۔ ہاں اگر وہ سُستی کرے تو پھر خود مل کر انتظام کرنا چاہیئے مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے اصل حفاظت اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ کوئی خواہ ہندو ہو یا سکھ یا غیر احمدی سب کو یہی سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسے مصائب میں اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہو سکتا ہے۔ اس لئے سب کو اسی کی طرف جھکنا چاہیئے۔ ہر شخص کو انفرادی طور پر پہلے اس کے حضور جھکنا چاہیئے اور پھر متفقہ طور پر اور قومی رنگ میں کوئی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اگر دل خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکیں تو ہاتھ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے لیکن اگر دل خدا تعالیٰ کی طرف جُھک جائیں تو ہاتھ اگر کمزور بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو طاقت دے دے گا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے مصائب جو عالمگیر عذاب کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں انفرادی کوششوں سے دور نہیں ہوا کرتے۔ انفرادی تکلیفوں میں انفرادی کوششوں سے لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں اور اس میں کافر اور مومن کا بھی سوال نہیں ہوتا۔ کوششوں سے کافر بھی جیت جاتے ہیں اور فاسق و فاجر بھی مگر جو مصائب خدا تعالیٰ کی طرف سے

عذاب کے طور پر آتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور جھکنے کے بغیر دور نہیں ہؤا کرتے۔

پس اِس وقت دنیا پر جو مشکل اور نازک وقت آیا ہؤا ہے اس کے حل کا یہی طریق ہے کہ سب لوگ خدا تعالیٰ کی طرف جھک جائیں اور بہت دعائیں کریں۔ اس موقع پر میں ایک اور نشان کا ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی ہفتہ ظاہر ہؤا ہے اور جس کی طرف میں نے پچھلے سے پچھلے خطبہ میں اشارہ کیا تھا۔ وہ رؤیا مَیں نے مفصّل طور پر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اور عزیز مکرم میاں مظفر احمد صاحب کو بھی سنایا تھا اور چند روز ہوئے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ میں نے انہیں بھی سنایا تھا۔ ☆ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں اور مُنہ مشرق کی طرف ہے۔ میرے سامنے حکومت برطانیہ کی خفیہ خط وکتابت پیش کی جا رہی ہے۔ یہ چٹھیاں انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کے نام ہیں۔ ایک چٹھی میرے سامنے آئی جس میں حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا ہے کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے جرمنی اس پر حملہ آور ہونے والا ہے اور قریب ہے کہ اسے مغلوب کرے۔ اس لئے ہم آپ سے چاہتے ہیں کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ یہ چٹھی پڑھ کر میں بہت گھبرایا اور قریب تھا کہ میری آنکھ کھل جاتی کہ یکدم آواز آئی کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ ظاہری حالات میں ایسی درخواست وہی ملک کر سکتا ہے جو بہت کمزور ہو جائے۔ اس رؤیا کی بناء پر میں خیال کرتا تھا کہ جرمنی فرانس کے شمالی حصہ کو لے کر انگلستان پر حملہ کر دے گا اور اس حملہ کی وجہ سے انگلستان جب سخت خطرہ میں گھر جائے گا تو وہ فرانس سے درخواست کرے گا کہ ہماری حکومت اور اپنی حکومت کو ملا دو۔ میں اس کی یہی تعبیر سمجھتا تھا کیونکہ عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جو ملک مغلوب ہونے لگتا ہے وہ دوسرے سے امداد کی درخواست کرتا ہے۔ آج تک جب سے دنیا شروع ہوئی ایسا کبھی نہیں ہؤا کہ کسی ایسے ملک سے جو شکست کھا چکا ہو اس سے طاقتور کسی ملک نے مدد کی درخواست کی ہو

☆ خطبہ کے بعد بعض اور دوستوں نے بھی اطلاع دی ہے جنہیں یہ رؤیا سنایا گیا تھا۔

مگر اللہ تعالیٰ نے میرے اس رؤیا کو ایسے عجیب رنگ میں پورا کیا ہے کہ آج تک جب سے آدم پیدا ہؤا کبھی ایسا نہیں ہؤا۔ جب فرانس گرنے لگا تو برطانیہ نے خیال کیا کہ اگر فرانس صلح نہ کرے تو کچھ نہ کچھ مزاحمت اس کی طرف سے ہوتی رہے گی اس کے جہاز بھی لڑتے رہیں گے، نو آبادیاں بھی جنگ کو کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھیں گی لیکن اگر وہ صلح کرے تو اس کے جہاز بھی جرمنی کو مل جائیں گے، نو آبادیاں بھی مل جائیں گی اور اس صورت میں جرمنی کے حملہ کا سارا زور ہم پر پڑے گا اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے وہ کام کیا جس کی نظیر آج تک جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی کوئی نہیں ملتی یعنی اس نے فرانسیسی حکومت کو تار دیا کہ دونوں ملکوں کی حکومت ایک کر دی جائے اور فرانس کا برطانیہ سے الحاق کر دیا جائے۔ حکومت ایک ہو، پارلیمنٹیں بھی ملا دی جائیں، خوراک کے ذخائر اور خزانہ بھی ایک ہی سمجھا جائے اور یہ وہ تحریک ہے جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ گو مَیں نے غلطی سے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ فرانس کی حکومت طاقتور رہے گی۔ پہلے حملہ برطانیہ پر ہو گا اور پھر برطانیہ فرانس سے مدد کی درخواست کرے گا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بالکل عجیب رنگ میں پورا کیا۔ پہلے فرانس پر حملہ ہؤا اور وہ بالکل گر گیا۔ انگلستان نے سمجھا کہ گو وہ طاقتور ہے مگر اس کی طاقت اسی صورت میں اس کے لئے مفید ہو سکتی ہے کہ فرانس سے اس کو تھوڑی بہت مدد ملتی رہے اور اس لئے اس نے فرانس سے یہ درخواست کی کہ دونوں حکومتوں کو ایک کر دیا جائے۔ یہی وہ بات تھی جس کا ذکر میں نے گزشتہ خطبہ میں مختصراً کیا تھا کہ برطانیہ خطرہ کی حالت میں دوسرے ملکوں سے امداد کی اپیل کرے گا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے دھرم سالہ میں مَیں نے اس کا ذکر پہلے عزیز مکرم میاں مظفر احمد صاحب سے کیا۔ پھر باہر آیا تو اس جگہ جہاں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دوائیاں دیتے تھے ان سے اس کا ذکر کیا۔ پھر جہاں تک یاد پڑتا ہے چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کو بھی یہ رؤیا سنائی پھر اس سفر کراچی میں بعض دوستوں کو یہ رؤیا سنائی۔ دو دن ہوئے خان صاحب فرزند علی صاحب نے بتایا کہ ان کو بھی یہ خواب میں نے سنائی تھی اور بھی بعض لوگوں کو سنائی تھی۔☆ اور یہ بہت بڑا نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں

☆ چنانچہ خطبہ کے بعد بعض دوستوں کی طرف سے اس کی اطلاع مجھے ملی ہے۔

دکھایا ہے اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ اس رنگ میں پورا ہؤا ہے کہ جس کی نظیر جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی کوئی نہیں ملتی☆ تو ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ پھر یہ رؤیا اس وقت کا ہے جب ابھی لڑائی شروع بھی نہ ہوئی تھی اور اتحادی اپنی طاقت کے بہت دعوے کرتے تھے۔ یہ رؤیا دھرم سالہ میں جولائی کے آخر یا اگست کے شروع میں مَیں نے دیکھا تھا اور جنگ ستمبر میں شروع ہوئی۔ اس وقت یہ خیال بھی نہ ہو سکتا تھا کہ برطانیہ اتنا کمزور ہو سکتا ہے اور جب فرانس شکست کھانے لگا تو میں نے خیال کیا کہ اس خواب کی تعبیر کوئی اور ہو گی کیونکہ کسی گرے ہوئے ملک کو کون کہہ سکتا ہے کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ مگر برطانیہ نے جب دیکھا کہ فرانس جتنا مقابلہ کر سکتا تھا کر چکا اور اب اگر اس نے صلح کر لی تو ہمارے لئے بہت خطرناک ثابت ہو گا تو اس نے اسے تحریک کی کہ آؤ دونوں ملکوں کا الحاق کر دیں۔ جنگ کے دوران میں یہی حالت رہے اور جب فتح ہو جائے گی تو پھر دیکھا جائے گا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے رؤیا کو ایسے رنگ میں پورا کیا کہ دنیا کی ہزاروں سال کی تاریخ میں اس کی ایک بھی مثال نہیں ملتی اور جس بات کی دنیا میں کوئی ایک مثال بھی نہ ہو اُسے دماغ خود نہیں بنا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دیکھے کہ میں نے پگڑی باندھی ہوئی ہے یا میں گھوڑے پر سوار ہوں کیونکہ لوگ روزانہ پگڑی باندھتے ہیں اور گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں۔ ایسی مثالیں روزانہ دیکھنے میں آتی ہیں مگر یہ تو ایسی بات تھی جس کی کوئی ایک مثال بھی تاریخ عالم میں نہیں ملتی اور پھر یہ ایسے حالات میں دکھائی گئی کہ جب اتحادی کہتے تھے کہ ہم پانچ سال تک جنگ کو جاری رکھیں گے اور ان کے مقابلہ پر ہٹلر کہتا تھا کہ میں نے سات سال تک جنگ جاری رکھنے کی تیاری کی ہوئی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ایسی غلطیاں ہوئیں کہ منٹوں میں کچھ کا کچھ ہوتا چلا گیا اور لشکر تباہ ہوتے گئے۔ بعض ایسی ایسی غلطیاں ہوئی ہیں کہ ہم بھی انہیں پڑھ کر حیران ہوتے ہیں کہ جرنیلوں نے کس طرح ایسی غلطیاں کر دیں۔ ان غلطیوں کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہوتے گئے کہ برطانیہ کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اگر فرانس نے جرمنی سے صلح کر لی تو ہمارے لئے بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ یہ جو فرمایا کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے اس کے گو بُرے معنی بھی

☆ چنانچہ خطبہ کے بعد ریڈیو پر یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ اس پیشکش کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

ہو سکتے ہیں مگر اس کے اچھے معنی بھی ہیں اور جب تک تعبیر ظاہر نہ ہو تعبیر کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اچھے معنی لئے جائیں اور اس لئے ہم یہی سمجھتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اب مصیبت ٹل گئی ہے اور چونکہ برطانیہ نے دونوں حکومتوں کے الحاق کی پیشکش 15 جون کو کی تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ 15 دسمبر تک ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ برطانیہ کے لئے اتنا خطرہ نہ رہے۔ اس کی بُری تعبیر بھی ہو سکتی ہے مگر وہ معنی بہت باریک ہیں اور پھر قاعدہ بھی یہ ہے کہ جب تک تعبیر ظاہر نہ ہو اچھے معنی ہی لئے جاتے ہیں اور اس لئے ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ فقرہ اچھے رنگ میں کہا گیا ہے۔ ہاں جیسا کہ میں نے کہا ہے اس کے بُرے معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے اس کے بعد خطرہ وقوعہ کی صورت میں بدل چکا اور جب ایک چیز ہو چکی پھر اس سے ڈرنے کا کیا فائدہ؟ بہر حال یہ ایک بہت بڑا نشان ہے جو ظاہر ہؤا۔

آخر میں مَیں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان حالات میں ایسے تغیّر کر دے کہ وہ احمدیت کے لئے کمزوری کا موجب نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جماعت کو کسی ایسے ابتلاء میں نہ ڈالے جو اس کی طاقت سے بالا ہو۔ پس دعائیں کرو کہ اے اللہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور جو قربانیاں تیری منشاء کے مطابق ہوں ہمیں وہ خوشی سے پیش کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنے فضل سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا کر۔" (الفضل 28 جون 1940ء)

---

1 وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ البقرۃ: 187

2 صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ

3 درثمین اردو صفحہ 68